السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ایک بیوی نے گھر یلواخراجات سے بچ جانے والے خاوند کے مال سے اس کے علم کے بغیر دو ہزار ریال سے زیادہ پس انداز کرلیے اس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کے خاوند کے ذمہ اس کے بھائی کا جو قرض ہے اس طرح وہ ادا ہو جائے گا۔ جب عورت نے اچانک خاوند کو اس بات سے آگاہ کیا تو وہ وقتی طور پر اس عمل سے خوش ہوا پھر معلوم ہوا کہ خاوند کچھ کبیرہ خاطر ہو رہا ہے۔ وہ بیوی پر شک بھی کرنے لگا اور اس پر اس کا اعتماد بھی ختم ہو گیا۔ حالانکہ وہ انتہائی دیندار اور مومنہ عورت ہے۔ اس کی نیت بھی اچھی تھی، لیکن بعض کینہ پرور لوگوں نے بیوی کے اس عمل کو خاوند کے سامنے غلط رنگ میں پش کیا۔ اب عورت یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ کیا وہ اس عمل پر گناہ گار ٹھہرے گی یا نہیں؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس عورت نے ایک اعتبار سے اچھا بھی کیا اور ایک اعتبار سے برا بھی۔ اچھا تو یوں کہ اس نے چاہا کہ کسی طرح اس کے خاوند کا دامن قرض سے پاک ہو جائے۔ وہ کسی شخص کے زیر بار تھا اس کی بیوی اس سے یہ بوجھ اتارنا چاہتی تھی۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ وہ اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانا چاہتی ہو اس لیے کہ اس کا خاوند دوسروں کے حقوق کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام لیتا ہے اور قدرت کے باوجود انہیں ادا نہیں کرنا چاہتا۔ اس نے چاہا کہ اس کے بھائی کو اس کا حق مل جائے کہ اسے اس کی ضرورت ہے اس کے لیے عورت نے یہ حیلہ اپنایا۔ دوسری طرف اس کا یہ عمل ایک طرح سے غلط بھی ہے وہ یوں کہ یہ عمل خیانت کے مترادف ہے۔ اس نے خفیہ طریقے سے خاوند سے کچھ مال حاصل کیا جسے وہ روزمرہ کی ضروریات کی تکمیل کے لیے وصول کیا کرتی تھی۔ ہم خاوند کو نصیحت کریں گے کہ وہ بیوی کو معذور سمجھے اور اس کے متعلق حسن ظن سے کام لے، اسے پھر اسے امانت دار اور قابل اعتماد سمجھے۔ شیخ ابن جبرین۔۔۔

هٰذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ برائے خواتین

## مختلف فتاویٰ جات، صفحہ: 371

## محدث فتویٰ